© rasailojaraid.com

ادبیات

اے باعثِ بہارِ دو عالم خدا گواہ
تھا گلستانِ دہر بیاباں ترے بغیر

از

(جناب نوآب دہلوی)

چھائی ہوئی تھی ظلمتِ عصیاں ترے بغیر — خوابِ گراں سے چونکے نہ انساں ترے بغیر
ممکن نہ تھا نجات کا ساماں ترے بغیر — حاصل ہوا کسی کو نہ عرفاں ترے بغیر
ملتی نہیں ہے دولتِ ایماں ترے بغیر

ختم الرسل، حبیبِ خدا صاحبِ کتاب — پیدا کبھی ہوا ہے نہ ہوگا ترا جواب
قرآں ہے گواہ کہ تو ہے وہ آفتاب — دنیا تمام تیری تجلی سے فیض یاب
ظلمت کدہ تھا عالمِ امکاں ترے بغیر

روزِ ازل سے ساقیِ کوثر ترا لقب — بیٹھے تھے منتظر ترے میخوار سب کے سب
صدیوں سے بابِ میکدہ تھا بند روز و شب — جامِ مئے الست کو ترسے ہوئے تھے لب
سونی پڑی تھی محفلِ رنداں ترے بغیر

دھندلے تھے نقشِ قدرتِ پروردگار کے — رنگ اور ہی جہاں میں تھے لیل و نہار کے
غنچے چٹک رہے تھے نہ نغمے ہزار کے — جھلسے ہوئے سموم سے دامن بہار کے
گل تھے چمن میں چاک گریباں ترے بغیر

پھیلا ہوا جہاں میں تھا دامانِ شیطنت — بدکاریوں کے زور نے پلٹی ہوئی تھی مت
تھا کون سا وہ عیب کہ جس کی پڑی نہ لت — انسانیت کی ناؤ تھی غرقابِ معصیت

© rasailojaraid.com